روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 150 | بدھ 16 صفر 1417ھ 3 وفا 1375ہش 3 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذائذ کا مزہ صرف تقویٰ ہی سے آتا ہے

حقیقت الامر یہی ہے کہ لذائذ کا مزہ صرف تقویٰ ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے۔ دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے لیکن جس کا خدا سے تعلق ہو اسے کس قدر خوشی ہوگی۔ جس کا تعلق خدا سے نہیں ہے اسے کیا امید ہو سکتی ہے اور امید ہی تو ایک چیز ہے جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک انسان جو دعا نہیں کرتا۔ اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) چارپائیوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ مرنا تو بے شک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں یہ تو ذلت کی موتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ایک ابھی دفن نہیں ہوا تھا۔ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272)

وقف عارضی کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ خود اپنے نفس کا محاسبہ کرنا پڑتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ ہمارے وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ جب سے یہ تحریک جاری ہوئی ہے سینکڑوں خطوط ہمارے دفتر میں موجود ہوں گے کہ کس طرح دعاؤں کی ان کو توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ پیار کا سلوک کیا۔ جہاں یہ وفود جاتے ہیں وہاں بھی لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ ان کو بھی خواب غفلت سے بیدار ہونا پڑتا ہے۔ انہیں بھی اپنے بھائی کے ساتھ مل کر نیکی کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے۔ کئی دوستوں نے تو جا کر (فجر سے پہلے کی عبادت) پڑھانی شروع کر دی۔ جو احمدی (عبادت) باجماعت میں غفلت برت رہے تھے ان کو اس طرف توجہ دلائی اور خدا کی (بیوت) کو معمور کر دیا۔ غرض عملی طور پر بہت سے فائدے پہنچے کیونکہ جو شخص وقف عارضی پر باہر سے آنے والا ہے وہ سارا دن یا دعا کر رہا ہو گا یا دین کی باتیں کر رہا ہو گا۔ وہ عقائد کے متعلق باتیں کر رہا ہو گا یا خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق باتیں کر رہا ہو گا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو دینی خزائن ہمارے ہاتھ میں رکھے ہیں وہ ان کے متعلق باتیں کر رہا ہو گا۔ (کلام الٰہی) کی اس (تشریح اور نہایت ہی حسین (تشریح) کے متعلق باتیں کر رہا ہو گا۔

(از خطبہ 28۔جنوری 1977ء)

اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر الفضل اطلاع دیتے ہیں۔

عزیز مکرم ظفر سلام صاحب ابن مکرم ملک ضیاء الدین صاحب خانپور ای ایکسیڈنٹ میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی ابھی تک وہ مکمل صحت یاب نہیں ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب لاہور دل کے عارضے اور بندش پیشاب کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے حالت قابل فکر ہے احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم عطاء الرحمان درد صاحب ابن حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد (وفات یافتہ) محلہ دار العلوم غربی (ثناء) ربوہ کا پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا تھا ابھی تک مکمل طور پر صحت یابی نہیں ہوئے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ حال بشیر آباد اسٹیٹ سندھ شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی فون

○ دفتر صدر عمومی کا پہلا ٹیلی فون 211516 تبدیل ہو چکا ہے۔ نیا ٹیلی فون 212700 ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو، نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3- وفا 1375 ھش 3 - جولائی 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ (عبادت) سے جو اصل دعا ہے- (کلام الٰہی) پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے- نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ- بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں- انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا- اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو- لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں- یہ فخر (کلام الٰہی) ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے (کلام الٰہی) کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو-

○ جہاں (کلام الٰہی) میں تقویٰ کا ذکر کیا ہے، وہاں بتایا ہے کہ ہر ایک علم (اس سے اخروی علم مراد ہے زمینی اور دنیوی علم مراد نہیں) کی جڑ تقویٰ ہی ہے اور تمام نیکیوں کی جڑ یہی تقویٰ ہے- متقی کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوتا ہے اور اس کے لئے عجیب در عجیب نشان ظاہر کرتا ہے- (کلام الٰہی) نے شروع میں ہی فرمایا (یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے) پس (کلام الٰہی) کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لئے تقویٰ ضروری اصل ہے- ایسا ہی دوسری جگہ فرمایا (-) دوسرے علوم میں یہ شرط نہیں- ریاضی' ہندسہ وہیئت وغیرہ میں اس امر کی شرط نہیں کہ سیکھنے والا ضرور متقی اور پرہیزگار ہو- بلکہ خواہ کیسا ہی فاسق وفاجر ہو وہ بھی سیکھ سکتا ہے مگر علم دین میں خشک منطقی اور فلسفی ترقی نہیں کر سکتا اور اس پر وہ حقائق اور معارف نہیں کھل سکتے- جس کا دل خراب ہے اور تقویٰ سے حصہ نہیں رکھتا اور پھر کہتا ہے کہ علوم دین اور حقائق اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں وہ جھوٹ بولتا ہے- ہرگز ہرگز اسے دین کے حقائق اور معارف سے حصہ نہیں ملتا بلکہ دین کے لطائف اور نکات کے لئے متقی ہونا شرط ہے-

○ بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو' تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی- جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے- مثلاً روپیہ' پیسہ' کوڑی' لکڑی وغیرہ- تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی- ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا- علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے- اس کی زیادہ حفاظت کرے گا- اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے- جس کے معنی رجوع کے ہیں- توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے- اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا- اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں- ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی' فرش و ہمسائے' وہ گلیاں کوچے' بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا- اس کا نام توبہ ہے-

الفاظ میرے سوچ آپ کی ہے
یہ بھی ہے اک گفتگو کا طریقہ
مجھ کو سکھایا ہے دانش وروں نے
ہر بزم میں بیٹھنے کا سلیقہ

ابوالاقبال

○

اے مُحسن و محبوب خدا اے مرے پیارے
اے قوتِ جاں اے دلِ محزوں کے سہارے
اے شاہِ جہاں نورِ زماں خالق باری
ہر نعمتِ کَونین ترے نام پہ واری
یارا نہیں پاتی ہے زبان شکر و ثنا کا
احسان سے بندوں کو دیا اذن دعا کا
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا
تسکینِ دل و راحت جاں مل ہی نہ سکتی
آلامِ زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی
پروا نہیں باقی نہ ہو بے شک کوئی چارا
کافی ہے ترے دامنِ رحمت کا سہارا
مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے
بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے
مالک ہے جو تُو چاہے تو مُردوں کو جِلا دے
اے قادر مطلق مرے پیاروں کو شفا دے
ہر آن ترا حکم چل سکتا ہے مولےٰ
وقت آ بھی گیا ہو تو وہ ٹل سکتا ہے مولیٰ
تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے
تُو مالکِ تحریر ہے "تحریر" بدل دے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

- عشرہ وصولی مال

مورخہ یکم تا 10- جولائی دوسرا عشرہ وصولی مال منایا جا رہا ہے-

- مطالعہ کتب

جولائی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوانح حضرت علیؓ" مقرر کی گئی ہے-

- مقابلہ مضمون نویسی

ششماہی دوم کے مقابلہ کا عنوان ہے "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے" مضامین مرکز میں ملنے کی آخری تاریخ 31- جولائی ہے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام شائستہ باجوہ سے تبدیل کر کے شائستہ بیگم رکھ لیا ہے- آئندہ سے مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

شائستہ بیگم اہلیہ ارشاد اللہ کولو تارڑ- ضلع حافظ آباد

○ خاکسار نے اپنے بیٹے توصیف احمد کا نام تبدیل کر کے عطاء النصیر رکھ لیا ہے- اس کو آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے

عبداللطیف احمد مکان نمبر 21/11 دارالنصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) صفات باری تعالیٰ کے سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

دوسری بات ہے "عالم الغیب و الشھادہ" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں (ہاں اس میں پہلے کچھ اور بھی باتیں ہیں) فرمایا:

"کہ اس کے سوا پرستش کے لائق نہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کرلیں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے"

یہ جو مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات جو انسان زیادہ سے زیادہ تصور کر سکتا ہے Perfection کا یعنی کامل ہونے کا۔ تمام اللہ تعالیٰ کی صفات انسانی تصور کی Perfection سے بھی اوپر ہیں' اس سمت میں مگر اس سے بھی بالا۔ اس ضمن میں جو بعض دنیا کے فلسفی صفات کاملہ پر غور کرتے ہیں ان کی جو پہنچ ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس سے اوپر کی بات کر رہے ہیں۔ جو مغرب کے فلسفیوں کا بابا آدم سمجھا جاتا ہے' ڈیکارٹ' اس نے خدا کی ہستی کی یہ ایک دلیل قائم کی وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سے مضبوط دلیل ہے کہ Imperfect جو نامکمل ہو خود وہ Perfect ذات کا تصور باندھ ہی نہیں سکتا۔ اس کو Perfect کا خیال ہی نہیں آسکتا تو اس لئے انسان جو کہ کامل نہیں ہے اس نے جو ایک کامل خدا کا تصور پیش کیا ہے یہ اس کی ذات کی پیداوار نہیں ہو سکتی یہ اوپر سے اترا ہو گا۔ لیکن جس تصور کو وہ کامل سمجھ رہا ہے وہ حقیقت میں عیسائی خدا کے تصور کے حوالے سے بات کرتا ہے یا جو خدا کا تصور بھی اس زمانے میں ڈیکارٹ کی دسترس میں تھا اسی کی بات کر رہا ہے حالانکہ وہ تصور نامکمل تھا۔ لیکن اس کو فلسفیانہ طور پر کامل سمجھتے ہوئے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ایک غیر کامل چیز' کامل تصو[illegible] دل میں لا ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کا روزمرہ کا تجربہ اسے کہیں بھی کمال سے آشنا نہیں کرتا۔ اور جب اس کی ڈکشنری میں ہی لفظ کمال نہیں ہے کیونکہ اپنے تجربے میں اس نے کہیں کمال نہیں دیکھا تو معلوم ہوتا ہے یہ باہر سے اترا ہوا ایک مضمون ہے اور کامل ذات ہی نے اس کے دل میں پیدا کیا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو بات فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کامل کا جو تصور انسان باندھ سکتا ہے اس تصور سے بھی بالا اس مضمون میں لا متناہی طور پر جو کمال ابھرتے چلے جائیں گے وہ سب اللہ کے ہیں۔ اور اس پہلو سے "عالم الغیب والشھادۃ" کا ایک اور مضمون سمجھ آجاتا ہے جو اس کے بعد آئے گا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے کہ وہ غیب کو جانتا ہے اس میں ایک ایسی معرفت کا نکتہ بیان فرمایا ہے جو اس سے پہلے کبھی خدا کے اسماء پر غور کرنے والے نے نہیں لکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تصور کے کمال کے سب کنارے انسانی دسترس سے باہر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ جو پہلی بات تھی اس کا دراصل اس بات سے گہرا تعلق ہے۔ کمال کا جو تصور آپ باندھتے چلے جائیں ایک مقام تک پہنچ کر وہ ٹھہرے گا اس لئے کہ انسانی سوچ کامل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان خود نامکمل ہے۔ اور خدا کی ذات اس سمت میں آگے نظروں سے غائب ہوتی ہوئی دکھائی دے گی جیسے کوئی بلند اور ارفع چیز ہے اس کو آپ دیکھیں تو کچھ دیر تک دکھائی دیتی ہے پھر وہ نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو شروع میں توحید کی تعریف میں مضمون بیان فرمایا اس کا از خود اس مضمون سے تعلق قائم ہو گیا جو آپ غیب کے حوالے سے بیان فرما رہے ہیں۔ آگے کیا ہے وہ اپنی ذات کو جو غیب میں ہے خود ہی جانتا ہے اور اس کے سوا اس غیب کا کوئی علم نہیں رکھتا۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ فرمایا:

ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشھادہ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردے میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرے ذرے پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا۔ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا (۔) وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔

اس میں جو عالم الغیب والشھادہ کی گفتگو پر (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو روشنی ڈالی ہے اس سلسلے میں میں کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے اس مضمون کو کھولنے کے لئے آج رکھنا چاہتا ہوں۔ غیب سے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ عظیم نکتہ بیان (۔) فرمایا کہ اپنی ذات کو (اس کی ذات کو) اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ غیب میں ہے۔ شہادہ کے متعلق یہ بات فرمائی کہ اس سے باہر اگر اس کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر چیز شاہد ہی ہے' موجود ہے' آنکھوں کے سامنے ہے اور کہیں بھی کوئی لکی چھپی بات نہیں' کوئی پردہ نہیں' کوئی اخفاء نہیں' کوئی ایسا سایہ نہیں ہے جس میں کوئی دیکھنے والا کوئی چیز دیکھ نہ سکے۔ تو خدا کے زاویئے سے دیکھا جائے تو ہر چیز شہادۃ ہے' کوئی عالم اخفاء ہے ہی نہیں۔ انسان کے زاویئے سے دیکھیں تو سب سے پہلا اخفاء خدا کی ذات کا ہے اور اس اخفاء کا بھی اس کو علم ہے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح ہو گئیں۔ لیکن جس کو انسان شہادۃ سمجھتا ہے اس میں انسان حقیقت میں عالم الشھادہ بھی نہیں ہے اور چونکہ توحید کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے اس مضمون کا یہ مطلب ہے کہ عالم الغیب تو تم سمجھ لوگے کہ وہی ہے لیکن شاید تمہیں یہ بات سمجھ نہ آئے کہ عالم الشھادۃ بھی وہی ہے' تم نہیں ہو۔ تمہیں وہم ہے کہ تم عالم الشھادۃ ہو۔ اور عالم الغیب ہی عالم الشھادۃ ہو سکتا ہے۔ یہ ایک گہرا منطقی نکتہ ہے یا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ جس کے تعلق کو آپ سمجھیں تو پھر اس بات کی حقیقت سمجھ آجائے گی۔

"شہادۃ" دراصل سطح کے مطالعہ کو کہتے ہیں جو سامنے آجائے۔ اور ہر سطح کے پیچھے کچھ چیزیں ہوتی ہیں اسے غیب کہتے ہیں۔ اور اگر صرف سطحی مطالعہ پر بنا کی جائے تو جو نتیجہ نکلتا ہے ہو سکتا ہے اسی کے غیب میں اس کا نقیض موجود ہو یعنی جو آپ سطح پر دیکھ رہے ہیں اس نظر کو رد کرنے والی باتیں اس کے پیچھے مخفی ہوں۔ جو نتیجہ آپ سطحی نظر سے نکالتے ہیں ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کچھ ایسی باتیں ہوں جو آپ کے سطحی نتیجے کو غلط قرار دے رہی ہوں۔ تو عالم الحق ہونے کے لئے محض عالم الشھادۃ ہونا کافی نہیں۔ اور حقیقت میں عالم الشھادۃ ہونے کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے۔ جو عالم الغیب نہیں ہے وہ عالم الشہادۃ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عالم الغیب سے بات شروع کی ہے شہادۃ سے نہیں کی۔ حالانکہ بظاہر یہ ترتیب دکھائی دیتی ہے کہ پہلے شہادہ کی بات ہو جو پہلی منزل ہے۔ غیب کی باتیں تو بعد میں ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر آپ گہرائی میں اتر کر مضمون پر غور کریں تو یہی ترتیب درست ہے۔ کوئی دیکھنے والی آنکھ جب تک غیب کا علم نہ رکھتی ہو یا غیب کے علم کو جاننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو وہ عالم الشھادۃ بھی نہیں ہے۔ اور انسان کو نسبتی طور پر یہ مقام عطا ہوتے ہیں۔

جو آدمی صاحب فراست ہے وہ ایک شخص کی ظاہری باتوں حرکتوں سے وہ نتیجہ نہیں نکالتا جو صاحب فراست نہیں ہے۔ ایک بھولا آدمی جو کچھ کہے کہتا ہے ٹھیک ہے جی اس نے کہا میں ایسا ہوں ایسے ہی ہو گا۔ لیکن جو عالم الشھادۃ حقیقت میں ہے اس کو ضرور کچھ نہ کچھ عالم الغیب ہونا پڑتا ہے۔ وہ اس کی اداؤں سے پیچھے اس کی چھپی ہوئی باتیں پہچانتا ہے۔ اس کے چہروں کے آثار سے تو جانتا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے عالم الغیب والشھادۃ سے ایسا تعلق باندھا کہ اس سے حقیقت میں کچھ غیب کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل فرمائی لیکن یہ وہ غیب نہیں ہے جس میں خدا اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی توحید سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ غیب ہے جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں انسان کی فراست کے چمکنے سے انسان کو بھی عطا ہوتا ہے۔

تو آپ اپنے معاملات میں دیکھ لیں جس شخص کو غیب کے جاننے کی صلاحیت نہ ہو وہ کسی چیز میں حقیقت میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہر دنیا کی چیز اسے دھوکا دے سکتی ہے۔ نظر میں کوئی چیز اور آرہی ہوتی ہے حقیقت میں کوئی چیز اور ہوتی ہے۔ کسی کی عبادات کو دیکھ کر آپ اسے نیک سمجھ لیں' کسی کی قسموں پر جاکر آپ اس سے سودے کر بیٹھیں' کسی کے حلیہ' داڑھی وغیرہ دیکھ کر کہیں کہ بہت متقی پارسا ہے' یہ ساری ایسے عالم الشھادۃ کی باتیں ہیں جس کا غیب سے تعلق کٹ گیا ہے۔ اور اللہ جسے غیب کا علم عطا نہ کرے اسے غیب کا علم عطا ہو نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے عالم الغیب والشھادۃ کی حقیقت معلوم کر کے سب سے اہم چیز غیب کا معلوم کرنا ہے۔ اور غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا' محض اربع لگانے سے نہیں مل سکتا' زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔ اور عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے۔ عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی چیز کو سمجھنے کے لئے جو انسان نظری سفر اختیار کرتا ہے' نظری سے مراد سوچ اور فکر کا جو سفر اختیار کرتا ہے' اس میں ہر قدم پر تقویٰ کی روشنی چاہئے ورنہ ہر چیز غائب میں رہے گی۔ یہ تقویٰ ہے جو وہ روشنی مہیا کرتا ہے جس سے قریب کا غیب حاضر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے رات کو اندھیرے میں آپ سفر کریں کسی ایک کے پاس ٹارچ ہو اور ایک کے پاس نہ ہو۔ جو ٹارچ کے ذریعے سفر کرنے والا ہے وہ اندھیرے میں بھی بہت تیزی سے سفر طے کرتا ہے۔ سب اندھیروں

ایک اچھی بات

یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔'

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت عمرؓ بن عبد العزیز

محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ اپنی کتاب حضرت عمرؒ بن عبد العزیز میں مزید لکھتی ہیں۔

حضرت عمرؒ بن عبد العزیزؒ کو اپنے ماموؤں سے بڑی محبت تھی۔ آپ جب بھی حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ سے مل کر آتے تو دھیان اسی طرف لگا رہتا۔ آپ اپنی والدہ سے کہتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ کی طرح بن جاؤں۔ وہ کہتیں ان کی طرح بننا بہت مشکل ہے۔ کیا تم ان جیسی اچھی سیرت اپنا سکتے ہو۔

جب آپ شادی کے قابل ہو گئے تو خلیفہ عبد المالک نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو داماد بنانے کے لئے اپنی شہزادی فاطمہ کے ساتھ شادی کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز بخوشی راضی ہو گئے کیونکہ یہ بات آپ کی بھی خواہش کے عین مطابق تھی۔

شادی پر آپ کے خاندان بنو امیہ کے لوگوں نے عطیات کے علاوہ مختلف شہروں حجاز۔ شام۔ مصر اور بحرین میں بڑی بڑی جائیدادیں تحفہ کے طور پر دیں۔

والد اور خاندان کی طرف سے ورثہ میں ملی ہوئی جائیدادیں الگ تھیں۔ جو کچھ بھی لوگوں نے دیا آپ نے بخوشی قبول کر لیا۔

مدینے کا حاکم اس وقت کے بادشاہ ولید نے 25- سال کی عمر میں آپ کو مدینے کا حاکم بنا دیا۔ آپ سے پہلا حاکم ہشام بن مخزومی مدینے کے لوگوں کو تکالیف پہنچاتا تھا۔ خاص طور پر اہل بیت (آنحضرت ﷺ کے خاندان والوں) کو بہت تنگ کرتا تھا۔

حضرت عمرؒ بن عبد العزیز نے اس شرط پر مدینے کی گورنری قبول کی کہ وہ ظلم نہ کریں گے۔

ولید نے کہا آپ حق و انصاف سے حکومت کیجئے خواہ آپ ہمیں ایک درہم بھیجیں۔ چنانچہ آپ اپنا ذاتی سامان لے کر شاندار جلوس کی صورت میں مدینے پہنچے۔ مدینہ کے لوگ آپ کے گورنر بننے پر خوش ہوئے اس وقت تک آپ کو بچپن کی طرح خوشبوؤں اور اچھے لباس کا شوق تھا۔ آپ نے حکومت کرنے کے لئے مدینہ کے علماء سے مشورہ کا اصول اپنایا۔

اس وقت کے دس بڑے بڑے عالموں کو آپ نے بلایا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا چاہتا اگر آپ کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں یا میرے کسی عامل (کارکن) کے ظلم کا آپ کو علم ہو تو میں آپ کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ معاملہ مجھے ضرور بتائیں۔ اگر آپ اس ثواب کے کام میں میری مدد کریں گے تو آپ کو بھی ثواب ملے گا۔

فقہاء نے یہ تقریر سنی تو ان کو دعائیں دیتے ہوئے واپس آئے۔ حضرت عمرؒ صرف یہ چاہتے تھے کہ وہ مظالم پر اطلاع دیں اور مشورہ کے وقت صحیح صحیح مشورہ دیں لیکن اس وقت تک آپ اپنی ذات پر تنقید برداشت نہ کرتے تھے۔

مسجد نبوی کی توسیع آپ کے مدینہ کی گورنری کے زمانہ کا ایک شاندار کارنامہ مسجد نبوی کی توسیع ہے بادشاہ ولید نے عمرؒ بن عبد العزیزؒ کو حکم دیا کہ مسجد نبوی وسیع کی جائے۔ سب امہاتؓ المومنین فوت ہو چکی تھی ان کے نو حجرے تھے۔

مدینہ کے لوگ ان یادگار حجروں کو گرانا نہ چاہتے تھے۔ ایک پہلے بادشاہ عبد الملک نے انہیں گرا کر مسجد میں شامل کرنا چاہا تھا مگر مدینہ کے لوگ پھوٹ پھوٹ کر روئے جس طرح کہ حضورؐ کی وفات کے دن زار و قطار روئے تھے۔ آخر عبد الملک نے اس ارادے کو منسوخ کر دیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے علماء سے مشورہ کیا۔ اور انہیں مسجد نبوی کی توسیع پر راضی کر لیا۔ ارد گرد کی زمین بھی خرید کر مسجد میں شامل کر دی گئی۔

مدینہ کے مزدوروں۔ شام۔ مصر اور روم کے ماہر کاریگروں نے مسجد کی تعمیر کی۔ تعمیر میں سنگ مرمر کے رنگ برنگے جڑے ہوئے پتھروں کو بھی استعمال کیا گیا۔

اس موقع پر پہلی مرتبہ مسجد کے محراب کو آگے بڑھا کر بنایا گیا۔ اسی طرح آذان دینے کے لئے پہلی مرتبہ مسجد میں مینارہ بنایا گیا قبلہ کی دیوار اور دونوں چھتوں کی درمیانی جگہ انتہائی خوبصورت بنائی گئی۔ مسجد نبوی کے علاوہ مدینہ کے ارد گرد جن مسجدوں میں رسول خدا ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی انہیں بھی منقش پتھروں سے تعمیر کرایا۔

ولید کے حکم کی تعمیل میں آپ نے مدینہ میں ایک دلکش فوارہ بھی بنوایا۔ جس کی دیکھ بھال کے لئے بہت سے ملازم رکھے گئے۔ اور مسجد والوں کو اس سے پانی پلانے کا انتظام کیا گیا۔

حضرت عمرؒ بن عبد العزیزؒ نے ولید کے حکم کی تعمیل میں مدینہ اور دوسرے شہروں میں کثرت سے کنویں کھدوائے۔ مشکل پہاڑی راستوں کو ہموار کیا حاجیوں کے آرام کے لئے راستوں پر جگہ جگہ ہوٹل سرائیں۔ اور کنویں بنوائے۔

> بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب- ایم اے

حضرت سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہ

اولاد کی محبت و خیر خواہی انسان کی فطرت کا حصہ ہے اور اس میں بھی مدارج کا سلسلہ چلتا ہے۔ ہماری موصوفہ بہن اس جذبہ میں بھی غیر معمولی شان رکھتی تھیں انہیں اپنی اولاد کی بہتری اور بہبودی اور اس سے بڑھ کر ان کی دینداری کا بے حد خیال رہتا تھا اور وہ ان کے واسطے نہ صرف خود بے انتہا دعائیں کرتی تھیں بلکہ دوسروں کو بھی کثرت کے ساتھ تحریک کرتی رہتی تھیں اور پھر اولاد کے ساتھ ان کی محبت کا رنگ بھی نرالا تھا۔ جو حجاب بسا اوقات والدین کو اولاد کے درمیان ادب' کے فرق وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ان میں اور ان کی اولاد میں بہت کم پایا جاتا تھا کیونکہ ان کی عادت تھی کہ بچوں کو بے تکلف عزیزوں کی طرح اپنے ساتھ لگائے رکھتی تھیں بایں ہمہ ان کے بچوں میں (خدا انہیں دین و دنیا کی اعلیٰ ترین حسنات سے متمتع فرمائے آمین) اپنی والدہ محترمہ صاحبہ کا بے حد ادب تھا۔ اور وہ اپنی والدہ کے لئے حقیقتہً قرۃ العین تھے۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں چھوڑی ہیں اور ایک لڑکا لڑکے کے اکیلے ہونے کا ان کو بہت احساس تھا اور وہ اس بات کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتی تھیں اور کرواتی رہتی تھیں کہ ان کا لڑکا جس کا نام طاہر احمد ہے دین و دنیا کی اعلیٰ ترین ترقیاں حاصل کرے اور اس کی تربیت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ جب میں ان کی بیماری میں آخری دفعہ لاہور گیا (یعنی ان کی وفات ہونے والی دفعہ سے پہلے) تو جب میں واپسی پر انہیں رخصت کا سلام کہنے کے لئے ان کے کمرہ میں گیا اور میں نے ان سے ذکر کیا کہ طاہر احمد کا امتحان ہونے والا ہے اس لئے میں واپس جاتا ہوں تو انہوں نے مجھے تاکید کے ساتھ کہا ہاں آپ ضرور جائیں اور طاہر کا خیال رکھیں اور پھر یہ خیال کر کے کہ شائد ان کی بیماری کی شدت کی وجہ سے میں طاہر کو اکیلا چھوڑ کر واپس لاہور نہ آ جاؤں کسی قدر رقت کے ساتھ کہا کہ آپ یہ میری خاطر امتحان کے آخر تک وہیں طاہر کے پاس ٹھہریں۔ چنانچہ میں قادیان چلا آیا اور جہاں تک خدا نے توفیق دی طاہر کا خیال رکھتا رہا مگر یہ خدا کا فضل تھا کہ ان کی وفات اتوار کو ہوئی جو امتحان کے لحاظ سے رخصت کا دن تھا اور اس طرح میں عزیز طاہر احمد کو گھبراہٹ میں ڈالنے کے بغیر ہمشیرہ کے آخری لمحات میں چند گھنٹہ کے لئے پھر لاہور پہنچ سکا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی اور میری دونوں کی خواہش کو بیک وقت پورا کر دیا۔ لڑکیوں کے متعلق ہمشیرہ کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ وہ جلد تر ان کی زندگی میں ہی بیاہی جائیں تاکہ یہ نازک بوجھ ان کے سر سے اتر جائے مشیت الٰہی کے تحت ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ مگر یہ عجیب قدرت الٰہی ہے کہ گو وہ ہر بیماری میں ہماری ہمشیرگان وغیرہ کے ساتھ اس کا ذکر زیادہ تکرار کے ساتھ کیا کرتی تھیں۔ مگر اپنی آخری بیماری کے ایام میں انہوں نے اس کا ذکر بالکل ترک کر دیا۔ گویا کہ وہ راضی برضا الٰہی ہو کر اس معاملہ کو خدا پر چھوڑ چکی ہیں بہر حال سیدہ موصوفہ اپنی اولاد کے حق میں ایک بہترین ماں تھیں اور ان کی دینی اور دنیوی بہبودی کے لئے بے حد کوشاں رہتی تھیں۔

عزیزوں اور رشتہ داروں سے خاص محبت اولاد کے علاوہ ہمشیرہ کو دوسرے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی خاص محبت تھی اور وہ سب کو بڑے شوق سے ملتیں اور بڑے اخلاق کے ساتھ پیش آتی تھیں۔ عزیزوں کی بیماری میں بھی بے حد ہمدردی کا ثبوت دیتی تھیں اور ایسے موقعوں پر اپنے آرام کو بالکل بھول جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ دو سال کا عرصہ ہوا جب میری لڑکی امتہ السلام سخت بیمار ہوئی تو ہمشیرہ پورے تین دن رات قریباً مسلسل اس کے سرہانے لگی بیٹھی رہیں اور تیمارداری کے نازک فرائض کو اس محبت اور اخلاص کے ساتھ ادا کیا کہ میرے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی تھی۔ یہ ان ایام کی بات ہے جبکہ سیدہ موصوفہ کے بھائی عزیز مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب افریقہ سے تازہ تازہ رخصت لے کر کئی سال کے وقفے کے بعد قادیان پہنچے تھے۔ اور ان کے یہ وہ بھائی ہیں جن کے ساتھ موصوفہ کو اپنے سب بہن بھائیوں میں زیادہ بلکہ اخص درجہ محبت تھی۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے امتہ السلام بیگم کی خدمت میں تین دن رات ایک کر دیئے اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک وہ خطرہ سے باہر نہیں ہو گئیں۔ یہی سلوک ان کا دوسرے عزیزوں کے ساتھ تھا اور حضرت صاحب کی بیماری میں تو ان کی خدمت اور جاں نثاری انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔ مگر اللہ میاں کے سودے بھی کتنے نقد بہ نقد ہوتے ہیں کہ وفات سے پہلے خدا تعالیٰ نے ہمشیرہ کی آنکھیں بھی ٹھنڈی کیں کہ باوجود لمبی بیماری کے ان کے ذی شان خاوند نے ان کی تیمارداری میں انتہائی خدمت کا حق ادا کیا۔ اور دوسرے عزیزوں نے بھی حسب مراتب کسی بات میں کمی نہیں کی اور ان کی لجنہ کی رفیق کار اقبال بیگم صاحبہ نے تو اڑھائی مہینہ اس محنت اور جانفشانی کے ساتھ خدمت سرانجام دی کہ ہم سب کے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محمد اشرف کاہلوں

محترم کرم شاہ صاحب آف گوجرہ

محترم کرم شاہ صاحب گوجرہ جماعت کی نابغہ روزگار شخصیت تھیں۔ اخلاق میں وہ حسن اور دل ربائی تھی کہ جو ایک بار ملاقات کرتا وہ حسن اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ بلکہ گرویدہ ہو جاتا۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باوفا باصفا اور مخلص فدائی احمدی تھے۔ دینی حمیت کے پیکر تھے۔ خدمت دین میں زندگی تمام ہوئی۔

محترم شاہ صاحب میں خدمت دین قویم کا جذبہ دیوانگی کا رنگ رکھتا تھا۔ سلسلہ کی خدمت کرنا اپنے لئے سعادت عظمیٰ سمجھتے تھے۔ کارخیر میں شرکت کے لئے مستعد نظر آنے والے وجود تھے۔ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کا خوب احساس رکھنے والے اور ان کی تکمیل میں سرگرم عمل رہنے والے وجود تھے گوجرہ کی جماعت میں امارت کے فرائض نہایت عمدگی سے سرانجام دیئے۔ آپ کے دور امامت میں 1974ء کا دور ابتلا بھی آیا اس پر آشوب زمانہ میں آپ کی قائدانہ صلاحیتیں نکھر کر سامنے آئیں۔ ذمہ داریوں کے بوجھ کو خوب اٹھایا اور نبھایا۔ مشکل ترین لمحات اور کٹھن گھڑیوں میں مضبوط چٹان ثابت ہوئے۔ آپ نے نہایت حکیمانہ انداز میں مناسب دائرہ تدبیر کے اندر شہری جماعت کو ایک گھر بنا دیا۔ خود تنگی میں رہے لیکن دوسروں کی خدمت اور مدد میں سرنو فرق نہ آنے دیا۔ اپنے آرام کو دوسروں کی تکلیفوں پر قربان کرنے والے بزرگ تھے فاقہ کشی آئی لیکن لب پر حرف شکایت نہ آیا۔ اسی دور ابتلا میں ایک دن خاکسار خیریت معلوم کرنے خدمت میں حاضر ہوا۔ جماعتی امور پر گفتگو کرتے رہے۔ کیونکہ خاکسار اس زمانہ میں مجلس خدام الاحمدیہ 433 ج۔ب دھیروکے میں بطور قائد خدمات دینیہ بجالا رہا تھا اس حوالہ سے شہری جماعت کی مطلوبہ ضروریات کو پورا کرنا شہر کی بیرونی جماعتوں کے ذمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں ہماری مجلس کو بھی خدمت کی توفیق بخش رہا تھا۔ خاکسار نے جب اجازت چاہی فرمایا آج کھانا میرے ساتھ کھایئے گا۔

جذبہ ہمدردی اور خیر خواہی کا یہ عالم تھا کہ دلوں کو موہ لینے والا تھا۔ 74ء کے ہنگامہ خیز دور میں جب خاکسار سکول میں بطور ٹیچر درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ مخالفت زوروں پر تھی۔ آپ نے ایک خادم کو سکول بھیج کر خیریت کا پتہ منگوایا۔

خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق خدا کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ان کی زندگی کا یہ حصہ میری نظروں کے سامنے گزرا۔ ایک دوست رشتہ ناطہ کی غرض سے محترم شاہ کو کہیں لے جانے کا عندیہ دیتے ہیں۔ آپ بہ رضا و رغبت اور دینی فریضہ خیال کرتے ہوئے بلا تامل جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ کون جانے؟ یہ سفر ان کو کس دنیا میں لے جا رہا ہے؟ گھر والوں سے دوبارہ ملاقات ہوگی بھی کہ نہیں اپنے گوشہ جگروں کے چہرے دوبارہ دیکھنے نصیب بھی ہوں گے کہ نہیں دوست احباب دوبارہ مل پائیں گے کہ نہیں۔ قسمت کا کیا یارا؟ چل پڑتے ہیں۔ واپسی پر آپ کی سواری حادثہ کا شکار ہو جاتی ہے اور آپ اسی حادثہ میں جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ وہ بیٹیاں جو باپ کی واپسی کا راستہ تک رہی تھیں۔ وہ دوست احباب جو ملاقات کے آرزو مند تھے ان تک جب یہ المناک موت کی خبر پہنچی تو سب سوگوار آنکھیں پرنم دل صدمے سے نڈھال۔ کمریں شکستہ لبوں پہ سسکیاں اور ہم بے شک اللہ کے لئے ہیں اور ان کی طرف لوٹنے والے ہیں کی صدائیں تھیں۔

یہ محترم شاہ صاحب کی زندگی کے آخری حصہ کا مختصر نقشہ و خاکہ ہے جو خاکسار نے عرض کر دیا ہے ابھی قبولیت دعا۔ انمٹ یادوں کے اور بھی نقوش ہیں جو واقف احباب آپ کی اولاد کو اجاگر کرنے چاہئیں یہ واقعات تاریخ احمدیت کی امانت ہیں۔

محترمہ رضیہ صدیقہ آپ کی دختر بطور صدر لجنہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ دینی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اس طرح سے آپ کی اولاد میں خدمت سلسلہ کا سلسلہ جاری ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے۔ اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبو دار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود نہیں کر سکتا۔ چاہئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا۔

تعارف

پاکستان پرنٹرز نیوز

ایڈیٹر عبدالستار طاہر

مجلس ادارت

اظہار الحسن۔ طارق رشید۔ حماد رحیم۔ ظاہر قریشی۔ منور سہیل۔ محمد علیم راشد مجلس مشاورت حامد مجید۔ منہاج الدین اصلاحی۔

یہ بڑی خوش آئندہ بات ہے کہ پرنٹرز کی خبروں کو عام کیا جائے۔ یہ ہمارے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں تو کیا کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں۔ ہماری کتابوں اور ہمارے رسالوں کو کس طرح زیادہ سے زیادہ خوب صورت بناتے ہیں اور ان کی دیدہ زیبی کو کس طرح چار چاند لگاتے ہیں۔ انہی باتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ہمارے سامنے پاکستان پرنٹرز نیوز کا تازہ شمارہ ہے۔ اس میں پرنٹنگ کی انڈسٹری کی مشکلات بھی سامنے لائی جائیں گی اور اس کی کارکردگی بھی۔ یہ بات انڈسٹری کے لئے بھی نہایت اہم ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ کتابیں اور رسالے چھپوانے والوں کے لئے بھی۔ جو پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کی ایک خاص خوبی جو ہمیں نظر آئی وہ محترم شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب کا ایک مضمون ہے جو رسول کریم ﷺ کی سیرت و سوانح سے تعلق رکھتا ہے۔ ایسی چیزیں پیش کر کے یہ اشاعت نہ صرف پرنٹنگ کی خوب صورتی کو بڑھائے گی بلکہ اخلاق اور کردار کی بہتری کے لئے بھی بہت سا کام کرے گی۔ چوہدری قمرالدین صاحب سیکرٹری جنرل پی۔ پی۔ اے۔ نے سیل ٹیکس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور حامد مجید صدر صاحب نے "گرانی کا ٹائم بم پھٹنے والا ہے" کے موضوع پر ایک تفصیلی مضمون لکھا ہے۔ مبشر احمد شیخ نے کاغذ سازی کا سفر جو کہ ہم میں سے ہر شخص کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتا ہے تحریر کیا ہے۔ اس تنظیم کے نائب صدر منور سہیل نے منفی سوچ کے متعلق پوچھا ہے کہ آخر لوگ منفی سوچ کیوں اختیار کرتے ہیں۔ اور ایک اور مضمون جو ہر شخص کے لئے ایک عام اہمیت رکھتا ہے اور علم میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ وہ ہے فنون طباعت کا تعارف۔ اور لکھنے والے ہیں محمد عمران زبیری۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ اشاعت جب کبھی سامنے آئے گی بہت اچھے اچھے مضامین اس کے دامن میں پھیلے ہوئے ہوں گے۔ اور اس کا مطالعہ کرنے والے محظوظ بھی ہوں گے اور مستفید بھی۔ خدا کرے کہ پاکستان پرنٹرز نیوز جاری رہے اور اپنے قارئین کو خوشیاں مہیا کرتا رہے۔

(ن۔ س)

ماریہ مجید باجوہ (ربوہ)

میرا خاندان

☆ خاکسارہ کے پڑدادا محترم چوہدری عبداللہ خان باجوہ صاحب" (داتا زید کا) ضلع سیالکوٹ کے امیر جماعت تھے۔ آپ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے ماموں تھے۔

☆ میرے دادا جان (ابو کے تایا ابو) محترم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب (داتا زید کا) ضلع سیالکوٹ کے امیر جماعت تھے۔ اور ان کے بیٹے محترم چوہدری ناصر احمد باجوہ صاحب بھی اسی علاقے کے امیر جماعت کے عہدہ پر فائز ہیں۔

☆ میرے دادا جان (ابو کے چچا) "محترم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب" (مقیم ربوہ) سندھ میں مقیم تھے تو ضلع حیدر آباد کے امیر جماعت تھے۔

☆ میرے والد کے پھوپھا جان محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب آپ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے بھائی تھے۔ کافی عرصہ تک "نائب امیر جماعت لاہور" اور "امیر جماعت لاہور" کے عہدہ پر فائز رہے۔ اور ان کے صاحبزادے "محترم چوہدری اعجاز نصراللہ خاں صاحب" (جو میرے پھوپھا جان ہیں) آج کل نائب امیر جماعت لاہور" کے عہدہ پر فائز ہیں۔

☆ میرے تایا جان محترم چوہدری حمید احمد باجوہ صاحب (چک نمبر 88/ج۔ب ضلع فیصل آباد) اسیران راہ مولا میں سے ہیں۔

☆ میرے خالو جان (جو رشتے میں میرے ماموں بھی لگتے ہیں) محترم چوہدری مقبول احمد باجوہ صاحب (حال کینیڈا) جب ربوہ میں مقیم تھے تو کافی عرصہ اپنے حلقہ کے "نائب صدر" اور کئی دوسری اہم جماعتی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ اور آج کل کینیڈا میں سیکرٹری امور عامہ کے عہدہ پر فائز ہیں۔

☆ ان کے بیٹے محترم مقصود احمد باجوہ صاحب جو مربی سلسلہ ہیں۔ چند سال "چھاؤنی دارالذکر لاہور میں خدمت دین سرانجام دے چکے ہیں۔ اور آج کل "ناروے" میں مربی سلسلہ ہیں۔ (ان کا بیٹا عزیزم رضوان احمد باجوہ" وقف نو کی تحریک میں شامل ہے) اور ان کے بڑے بہنوئی "محترم جمال الناصر ورک صاحب" لاہور میں اپنے حلقہ کی جماعت کے سیکرٹری وقف نو کے عہدہ پر فائز ہیں۔

☆ میرے بڑے ماموں محترم مبارک احمد باجوہ صاحب (حال جرمنی آج کل اپنے حلقے کی جماعت کے "صدر" ہیں۔ اور "سیکرٹری رشتہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کے لیڈر کی ہٹ دھرمی

بوسنیا میں خونریزی کا سب سے بڑا ذمہ دار سربوں کا لیڈر راڈووان کراڈزچ ہے۔ جس کو دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے چار سالہ تباہ کن جنگ کی خونریزی کا اصل اور بڑا ملزم قرار دیا ہے۔ ہیگ (ہالینڈ) میں جاری جنگی جرائم کے ٹریبونل نے بھی اسی شخص کو اس جنگ کے جنگی جرائم میں سب سے بڑا ذمہ قرار دار دیا ہے۔ اور اس ٹریبونل کو یہ شخص مطلوب بھی ہے۔

راڈووان کراڈزچ سربوں کا صدر رہے اور ان کی مسلح افواج کا سربراہ بھی ہے۔ امریکہ کے شہر ڈیٹن میں امریکہ اور دیگر مغربی طاقتوں کے دباؤ پر جو امن سمجھوتہ کیا گیا تھا اس میں ایک یہ بھی شرط تھی کہ سربوں کا یہ لیڈر اقتدار سے الگ ہو جائے گا۔ اور سرب عوام کسی اور شخص کو اپنا لیڈر منتخب کریں گے۔ ڈیٹن معاہدے پر عمل در آمد کے ساتھ ساتھ آخر وہ دن بھی آگیا جب ڈیٹن معاہدے پر عمل در آمد کی ذمہ دار طاقتوں نے راڈووان کراڈزچ کو الٹی میٹم دیا کہ وہ سوموار یکم جولائی تک اقتدار سے مستعفی ہو جائے۔ یہ الٹی میٹم موصول ہونے کے بعد راڈووان کراڈزچ نے استعفیٰ تو نہیں دیا لیکن یہ اعلان کر دیا کہ وہ اپنے اختیارات اپنے نائب کو منتقل کر رہے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے نزدیک یہ صورت حال قابل قبول نہیں ہے کیونکہ بدیہی طور پر یہ بات عالمی رائے عامہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ چنانچہ مغربی طاقتوں نے اس شخص کی چال کو سمجھتے ہوئے اب یہ قطعی اعلان کیا ہے کہ اگر سربوں کے اس لیڈر نے اقتدار نہ چھوڑا تو وہ سربوں اور ان کے ساتھیوں پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں گے۔

دور حاضر میں کسی ملک کو بین الاقوامی برادری کی طرف سے سزا دینی مطلوب ہو تو اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ کئی ممالک اس سزا کا نشانہ بن رہے ہیں۔ خود بوسنیا کی جنگ کے طویل چار برسوں میں سربوں اور ان کے حلیفوں سابق یوگوسلاویہ کی حکومتوں پر اقتصادی پابندیاں عائد رہی ہیں۔ یہ پابندیاں متعلقہ حکومتوں کو تنگ کئے رکھتی ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ یہ پابندیاں جلد سے جلد ہٹ جائیں۔ اگرچہ یہ پابندیاں ایسی سخت بھی نہیں ہوتیں کہ کسی ملک پر فیصلہ کن اثر ڈال سکیں۔ اگر ملک میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ان پابندیوں کو برداشت کر سکے تو یہ پابندیاں اس پر کوئی زیادہ اثر نہیں ڈال سکتیں۔ حکومت اور عوام ان سختیوں کے عادی ہو جاتے ہیں۔ لیبیا' ایران وغیرہ کی مثال ایسی ہی ہے۔ لیکن اگر ملک کمزور ہو چکا ہو تو یہ پابندیاں جان کا عذاب بن جاتی ہیں اس کی مثال عراق اور کیوبا ہیں۔ تاہم اکثر ممالک پابندیوں سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اقتصادیات بگڑ جائے تو اس کا اثر ملک کے ایک ایک شخص پر پڑتا ہے۔ اور عوام حکومت کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

سربوں نے اور ان کے لیڈروں نے گزشتہ دو سال کے عرصے میں اور خصوصاً ڈیٹن معاہدے پر دستخط ہو جانے کے بعد اس کے عمل در آمد کے مراحل میں قدم قدم پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا ہے اور جابجا رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اب اس آخری مرحلے پر بھی سرب لیڈر روایتی ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں۔ اس کا ایک طریق انہوں یہ بھی نکالا ہے کہ خود کو ایک بار پھر سربوں کا لیڈر منتخب کروالیا ہے۔ تاکہ عالمی رائے عامہ کو گمراہ کیا جاسکے اور بتایا جاسکے کہ سربوں کا لیڈر تو بہرحال راڈووان کراڈزچ ہی ہے۔ اور اب سربوں کی ترجمان خاتون نے بھی بتا دیا ہے کہ مسٹر راڈووان کراڈزچ سربوں کے صدر ہیں اور آئین کے مطابق ان کے عہدے کی میعاد ابھی باقی ہے۔ اور اس میعاد کے ختم ہونے پر ہی سرب عوام دوبارہ انتخاب میں حصہ لے کر جس شخص کو چاہیں گے صدر منتخب کریں گے۔

سربوں کی ہٹ دھری جاری ہے۔ حالانکہ اب یورپی ملکوں نے ان کے گرد گھیرا تنگ سے تنگ کر دیا ہے۔ اس لڑائی میں یورپی طاقتیں کامیاب رہتی ہیں یا سرب لیڈر۔ اس کا فیصلہ آنے والے چند ہفتوں میں ہو جانے کا امکان ہے۔

ادھر بوسنیا کے مسلمان علاقوں میں ڈیٹن معاہدے کے تحت لوکل باڈیز کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ یہ آئندہ ستمبر اکتوبر میں بوسنیا میں ملک گیر عام انتخابات کی گویا ایک ریہرسل ہیں۔ ان انتخابات کے بعد دارالحکومت سراجیوو کا انتظام منتخب نمائندہ سنبھال لے گا اور یورپی یونین کا قائم کردہ ایڈمنسٹریٹر رخصت ہو جائے گا۔ 1992ء کے بعد پہلی بار لوکل باڈیز پر عوامی نمائندے کا تقرر ہو جائے گا۔

خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ان انتخابات میں بوسنیا کے شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اور جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ پولنگ پر امن رہی۔ امید کی جارہی ہے کہ ستمبر اکتوبر تک ملک میں عام انتخابات ممکن ہو سکیں گے۔ آنے والے انتخابات میں اصل مقابلہ صدر عزت بیگووچ اور سابق وزیراعظم مسٹر حارث سلاجک کے درمیان ہو گا جو اب حکومت سے الگ ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے جنگ کے دوران ہی صدر بیگووچ سے اختلافات کی وجہ سے علیحدگی کا اعلان کیا تھا لیکن جنگ کی صورت حال کی وجہ سے اپنے عہدے پر قائم رہنا قبول کیا تھا۔ دونوں افراد بوسنیا کی جنگ کے ہیرو ہیں۔ عزت بیگووچ عمر رسیدہ ہیں جبکہ حارث سلاجک جوان ہیں۔ بظاہر دونوں کی عمروں کا فرق ہی ان کے اختلافات کا بھی باعث ہے۔

☆○ ☆○ ☆○

مقبوضہ کشمیر- خوں ریز جھڑپیں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان خونریز جھڑپوں میں دس فوجیوں سمیت 32 افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے بھارتی فوج کے ساتھ ہتھیار ڈالنے والے ایک منحرف نذیر احمد بٹ کے مکان میں گھس کر نذیر احمد سمیت اس کے پانچ اہل خانہ کو ہلاک کر دیا۔ اس پر بھارتی فوج نے اس گاؤں پر حملہ کر دیا اور مجاہدین سے ایک خونریز جھڑپ ہوئی۔ جس میں دو مجاہدین اور تین شہری شہید ہو گئے۔ جبکہ دس بھارتی فوجی بھی ہلاک ہوئے اس واقعہ کے بعد بھارتی فوجیوں نے ایک سکول اور مسجد سمیت 25 مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ مقبوضہ کشمیر کے دیگر علاقوں میں بھی مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔

چین پر نکتہ چینی

چین کے ایٹمی تجربات پر مغربی ممالک سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں اور اسے دنیا کے لے ایک خطرہ بیان کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں چین نے مغربی ممالک پر الزام لگایا ہے کہ وہ چین کے ایٹمی تجربات کے پروگرام پر نکتہ چینی کر کے اپنی ایٹمی برتری برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چین کے لبریشن آرمی ڈیلی نے مغربی ممالک کے اس دعوے پر نکتہ چینی کی ہے کہ چین علاقائی اور عالمی سلامتی کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ اس اخبار کی جانب سے چین کے جوہری پروگرام کا دفاع وسیع پیمانے پر کی جانے والی اس مذمت کے جواب میں کیا گیا ہے جو ایک اور جوہری تجربہ کرنے پر چین پر کی گئی ہے۔

دوسرا بڑا مسئلہ جو آج امریکہ اور چین کے مابین باعث نزاع ہے وہ کاپی رائٹ کا ہے۔ امریکہ مصر ہے کہ اگر چین نے اس کا مناسب حل نہ کیا تو اس پر پابندیاں لگادی جائیں گی اس سے پہلے ایک ملاقات میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن اب دوبارہ اس مسئلہ پر امریکہ اور چین میں مذاکرات ہو رہے ہیں جو کہ امید ہے کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ چین نے اس سلسلے میں کافی نرمی کا اظہار کیا ہے اور اپنے کئی ایسے ادارے بند کر دئے ہیں جو کاپی رائٹ کے سلسلے میں غلط کارروائی میں ملوث تھے۔

ہماری تاریخ

محترم ملک صلاح الدین صاحب لکھتے ہیں۔

13- جنوری 1957ء ربوہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا محب صادق حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب جیسا درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا۔ جو عمر بھر ذکر حبیب سے مخلصین کو گرماتا تھا۔ جس نے کسر صلیب کے لئے نہ صرف لاہور اور بعد ازاں قادیان میں قیام کر کے بلکہ انگلستان اور پھر امریکہ جا کر بطل دین حق کے طور پر نمایاں اور عدیم المثال دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ داری کے عہدوں پر فائز رہے لاہور میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ کی عیادت کے لئے آپ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کی علالت پر حضرت صاحب نے آپ کی والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمیں مفتی صاحب آپ سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ حضرت صاحب نے آپ کی امامت میں نماز بھی ادا کی پہلے آپ ترک وطن کر کے قادیان تشریف لائے اور پھر قریباً بیالیس سال بعد مجبوری دوبارہ لاہور اور پھر وہاں سے ربوہ آکر قیام کیا۔

14- جنوری- آپ کو حضرت امام جماعت الثانی و بزرگان نے اپنی دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ ربوہ کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا۔ حضرت صاحب نے باوجود اپنی کمزوری کے جنازے کو بیت مبارک سے بہشتی مقبرہ تک مسلسل کندھا دیا۔ اور نعش کو قبر میں اتارنے میں بھی مدد دی اور اپنے دست مبارک سے قبر میں مٹی ڈالی اور آخر پر اجتماعی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات فردوس میں بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار کو پہلی بار گزشتہ ستمبر میں پاسپورٹ پر جانے کا موقعہ ملا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ غریبانہ نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی دعا کرلیں... اور ایک جامع دعا کر کے مہربانی فرمائی۔ دسمبر جلسہ کے بعد پھر حاضر ہوا۔ ایک مہمان دوست آپ کا جسم دبا رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ تھوڑی دیر ہوئے لیٹے ہیں۔ طبیعت اچھی نہیں۔ آپ کے بچے نے جگانا چاہا لیکن میں نے آپ کی تکلیف کا خیال کر کے منع کر دیا۔ اور بچے کو ہی کچھ نذرانہ دے کر چلا آیا۔ یہ معلوم نہ تھا کہ یہ آخری زیارت ہوگی۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ تقسیم ملک کے بعد دوبارہ زیارت ہو گئی۔ ورنہ دیگر بعض بزرگان کی طرح آپ کی زیارت سے محرومی کا بھی افسوس رہتا۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(پاکستانی وقت کے مطابق)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ-3-جولائی1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر174(نیا)
1-00 اراؤنڈدی گلوب:ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر19
3-30 حکایات شیریں- نمبر9(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر52(دوبارہ)
6-00 طبی معاملات-ماں اور بچے کی صحت
6-30 ایک نواحمدی سے گفتگو
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر174(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر19(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر9(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر16(دوبارہ)
11-00 اراؤنڈدی گلوب-ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاء مع العرب نمبر52(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر174(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر16(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی- دلبر مرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاء مع العرب نمبر53(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- نمبر8 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام(i)ٹیک ٹاک (ii)حضرت صاحب کا دورہ-

اتوار7-جولائی1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1.30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر21
3-30 حکایات شیریں نمبر10(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر18(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب96-7-3(دوبارہ)
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- کینیڈا ریجنل کونسلر وان شہر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر7(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق21دوبارہ
8-30 حکایات شیریں نمبر10(دوبارہ)
9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر18(دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
11.30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام - خطبہ 94-7-22
1-00 لقاء مع العرب96-7-3(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر7(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ساؤتھ فیلڈ سکول 96-4-13
6-00 ملاقات انگریزی دان دوستوں سے از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-7
7-00 اراؤنڈدی گلوب-ڈاکومنٹری یوروٹل
8-00 لقاء مع العرب96-7-4(نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازمکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن- سبق نمبر10
11-00 جرمن پروگرام (i)کوئز شو لجنہ(ii) گفتگو

سوموار8-جولائی1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر8(نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو-کے 1993ء
3-30 نارویجین زبان سیکھئے سبق نمبر25
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب صاحب راشد سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب96-7-4(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری یوروٹل
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر8(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے سبق نمبر25(دوبارہ)
9-00 ملاقات- انگریزی دان دوستوں کے ساتھ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع96-7-7(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازامام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر10(دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 95-8-25(دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب96-7-4(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام تقریر سیرۃ النبی ﷺ بیان کرنے کے 8 طریق حصہ دوم
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر8(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- بیت بازی از ربوہ
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر44(نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس میراتھن واک بورن ماؤتھ اپریل96 یوکے
8-00 لقاء مع العرب نمبر55(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 5

ناظمہ" کے عہدہ پر فائز ہیں-

☆ میرے چھوٹے ماموں "محترم مسعود احمد باجوہ صاحب" مربی سلسلہ ہیں- انہوں نے مختلف علاقوں میں خدمات دین انجام دی ہیں- آج کل ساہیوال میں مربی سلسلہ ہیں-(ان کا بیٹا "عزیزم لبیب احمد باجوہ" وقف نو کی تحریک میں شامل ہے)

☆ میری خالہ زاد بہن "محترمہ ثمینہ مقبول باجوہ" اپنے حلقہ کی "سیکرٹری تحریک جدید" کے عہدہ پر فائزہ ہیں-

☆ میری ماموں زاد بہن "محترمہ شمیم اختر باجوہ" اہلیہ "محترم محمود احمد باجوہ صاحب" (حال کینیڈا) جب جرمنی میں مقیم تھیں، تو اپنے حلقے میں "سیکرٹری تعلیم و تربیت" کے عہدہ پر فائز رہ چکی ہیں-

☆ خاکسارہ "ماریہ مجید باجوہ" اپنے حلقہ میں ناصرات کے زمانے میں "گروپ لیڈر" اور بعدہ لجنہ میں "صحت جسمانی" کی سیکرٹری رہی ہے- اور آج کل اپنے حلقہ دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ میں نائبہ جنرل سیکرٹری کی خدمت بجالا رہی ہوں-

بقیہ صفحہ 3

کے پردے اس کی آنکھیں نہیں پھاڑ سکتیں- لیکن ایک حد تک اس ٹارچ کی روشنی سرایت کر جاتی ہے اندھیروں میں اور غیب کو حاضر میں تبدیل کر رہی ہوتی ہے- مگر جو بغیر کسی روشنی کے سفر کرتا ہے اس کے لئے اندھیروں میں دھکے کھانا اور گمراہ ہونا ہے اس کے سوا اس کا کوئی نصیب نہیں- پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا مضمون شروع میں ہی اس حوالے سے باندھ کر پھر غیب کا ذکر فرمایا ہے- فرمایا (-) یہ وہ کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات نہیں ہے- ہر بات سچی ہے- مگر ہدایت ان کے لئے ہے جن کے اندر تقویٰ کی روشنی ہے- تقویٰ کی تعریف آگے کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کا تعلق غیب سے باندھا ہے (-) تقویٰ کی پہلی تعریف یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں تقویٰ کے بغیر غیب پر ایمان لایا ہی نہیں جا سکتا- جیسے ٹارچ کی روشنی کے بغیر اندھیرے میں بھی چھپی ہوئی چیزوں پر یقین نہیں آسکتا- وہ غیب میں رہتی ہیں- لیکن روشنی ان کو کہیں دھندلکے کی فضا میں ،کچھ چھپی ہوئی، کچھ ظاہر فضا میں اس کو آپ پر روشن کرتی ہے اور جتنی روشنی تیز ہو گی اتنا ہی یقین بڑھتا چلا جائے گا- اور غیب کا مضمون تقویٰ سے اس لحاظ سے تعلق رکھتا ہے کہ (کلام الٰہی) کا مطالعہ بھی اگر آپ کریں گے، تقویٰ نہیں ہو گا تو چونکہ آپ کا نور پھیکا ہے اس لئے (کلام الٰہی) کے حقائق میں سے کچھ حقائق آپ کو ملے جلے، مشتبہ دھندلے سے دکھائی دیں گے اور ریب کا مضمون باقی رہے گا- جیسے رات کے وقت کا جو سفر ہے اس میں سڑک اور اس کے گردوپیش آگے پیچھے کے جو حقائق ہیں وہ تو موجود ہیں، ان کو روشنی تبدیل تو نہیں کر سکتی، لیکن غیب میں ہیں- ان کو سمجھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور روشنی اگر زیادہ ہو گی تو ایک ریب سے باہر نکل آئیں گے اگر روشنی کم ہو گی تو دکھائی دینے کے باوجود ریب میں لپٹے رہیں گے- یعنی کچھ نہ کچھ شک کا اس پہ سایہ باقی رہتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جولائی - 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہمارے ادارے آئین کے مطابق کام کر رہے ہیں اس لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ حکومتی اقدامات آئین کے مطابق ہیں۔ انہوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے سالانہ عرس کے موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر حکومت کی کارکردگی اور آئین کے دائرہ کار میں کہیں تضاد دکھائی نہیں دیتا اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ فکر کی کوئی بات ہے۔ عوام کو چاہئے کہ وہ پریشان نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مسائل کا حل بزرگان دین اور صوفیائے کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔ جنہوں نے ہمیں محبت واخوت کا درس دیا۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ نواز قاضی اتحاد غیر فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جماعت اسلامی پرامن احتجاج کی یقین دہانی کرائے تو حکومت تعاون کرے گی۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ کے نظریات، منشور، اور طریق کار میں واضح فرق ہے۔ جماعت اسلامی سے اتحاد پر مسلم لیگ (ن) میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ قاضی صاحب تجربے کرنے کی بجائے پاکستان کی بنیاد پر سیاست کریں۔ جماعت اسلامی کو اخوان المسلمین نہ بنائیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے آزاد کشمیر کے انتخابات میں شرمناک دھاندلی کی۔ ہم دوبارہ انتخابات کے لئے سردار قیوم سے بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کے خلاف حکومتی مہم کے پس پردہ اصل حقائق کچھ اور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت سے منصفانہ انتخابات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ بلدیاتی انتخابات کا بھی یہی حشر ہو گا۔

○ عورتوں کی سزائے موت موقوف کرنے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں دائر کردہ رٹ درخواست فاضل عدالت نے یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ وزیراعظم کے خلاف رٹ دائر نہیں کی جا سکتی۔ ابھی صرف فیصلہ ہوا ہے باقاعدہ قانون نہیں بنایا گیا۔ کیا یہ درخواستیں قبل از وقت نہیں؟۔ اس معاملے پر عدالت نے وفاقی حکومت سے رپورٹ طلب کرلی ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پولیس حکومت کا چوتھا ستون ہے۔ انہوں نے سنٹرل پولیس آفس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پولیس کے بجٹ میں 45 کروڑ روپے اضافہ کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2۔ جولائی کو وزیراعظم کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں بلدیاتی انتخابات کے جماعتی یا غیر جماعتی ہونے کا فیصلہ کرلیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے 5 خاندانوں کے 49۔ افراد کو بھٹہ مالک کی جیل سے آزادی دلا دی ہے۔ بھٹہ مالک دن بھر ان افراد سے جبری مشقت لیتا اور رات کو زنجیروں سے جکڑ دیتا تھا۔ یہ بھٹہ پیرے دہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں قائم ہے۔

○ برطانوی نیشنل پاور کمپنی نے کوٹ ادو گیس ٹربائن پاور سٹیشن کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ یہ کمپنی اب واپڈا کو بجلی فروخت کرے گی۔ انتظامی چارج سنبھالنے کے موقع پر مزدوروں کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں کی گئی۔

○ سندھ کے گورنر مسٹر کمال اظفر جی سیون ممالک کی میٹنگ میں شرکت کے بعد واپس وطن پہنچ گئے۔ انہوں نے واپسی پر بتایا ہے کہ وہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے ذاتی نمائندے کی حیثیت سے اس اجلاس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اس موقع پر جی سیون ممالک کو حکومت پاکستان کے ان اقدامات سے آگاہ کیا جو اقتصادی استحکام کے لئے کئے جارہے ہیں۔ ان ممالک کو پاکستان کی اقتصادی ترقی سے بھی آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ پاکستان میں ہر سال چھ ہزار دیہات کو بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت ترقیاتی سکیموں پر عمل کیا جارہا ہے۔

○ ایک ایرانی نمائندے مسٹر مرسلی نے گزشتہ روز پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف نکئی سے ملاقات کی اور اصفہان اور لاہور کو جڑواں شہر قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

○ پولینڈ پاکستان کے ساتھ خصوصی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے یہ بات پولینڈ کے سفیر نے چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نائب صدر سے لاہور میں ملاقات کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ پولینڈ پاکستان کے ساتھ صنعتی اور تجارتی سیکٹر میں مشترکہ منصوبے شروع کرنے کا خواہش مند ہے۔

○ بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء نے وزیراعظم شیخ حسینہ واجد کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔ جس میں بیگم خالدہ ضیاء کی پارٹی کو حکومت میں شریک کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ بیگم خالدہ ضیاء نے کہا کہ پارلیمانی جمہوریت کے کثیرالجماعتی نظام میں قومی اتفاق رائے سے کابینہ کی تشکیل کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

○ روس کے صدارتی انتخابات کا دوسرا حلہ بدھ کو ہو رہا ہے۔ صدر یلسن اور کمیونسٹ امیدوار گیناڈی زیوکوف میں مقابلہ ہے۔

○ عراق کا معائنہ کرنے والے اقوام متحدہ کے افسر نے بتایا ہے کہ عراق کے پاس اب کوئی ایٹمی ہتھیار باقی نہیں رہا۔ سوائے چند لانگ رینج میزائیلوں کے جن کی تعداد 6 سے 16 ہے۔ عراق کی حکومت نے بتایا ہے کہ اب یہ میزائیل بھی عراق کے پاس نہیں رہے کیونکہ ہفتہ کے روز عراق کی حکومت نے ان میزائیلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ عراق نے اقوام متحدہ کے ساتھ جو تیل کی فروخت کا سمجھوتہ کیا ہے اس کے تحت عراق پر پابندی ہے کہ وہ صرف کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیں درآمد کر سکتا ہے۔ لیکن عراق کا کہنا ہے کہ وہ تیل کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم سے کمپیوٹرز اور ہیلی کاپٹرز بھی درآمد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

○ امریکہ کے محکمہ انصاف نے 7۔ افراد کے ایک دہشت پسند گروپ کو گرفتار کر لیا ہے۔ نارتھ کیرولینا کے علاقے سے گرفتار شدہ یہ افراد لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ دریں اثناء اس علاقے میں سیاہ فاموں کے دو اور چرچوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ ان دہشت پسندوں کا تعلق چرچ تباہ کرنے والوں سے بھی ہو سکتا ہے۔

○ امریکہ نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دوسرا ایٹمی دھماکہ کیا تو اسے ایک شدید عالمی ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بھارت میں متعین امریکی سفیر نے مدراس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی صورت میں بھارت عالمی برادری میں الگ تھلگ ہو کر رہ جائے گا۔

○ 1996-97ء کے لئے پاکستان کی تجارتی پالیسی کا اس ماہ کی 7۔ تاریخ کو اعلان کیا جائے گا۔ اس میں برآمدات میں اضافے کے لئے ایسی ترغیبات کا اعلان کیا جائے گا جس کے نتیجے میں آئندہ سال برآمدات میں اضافہ ممکن ہو سکے۔ آئندہ سال کے لئے برآمدات کا ہدف 9۔ ارب 96 کروڑ 50 لاکھ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ سال گزشتہ یعنی 1995-96ء میں 8۔ ارب 70 کروڑ 70 لاکھ روپے کی برآمدات کی گئیں اس سال جو ہدف مقرر کیا گیا ہے وہ پچھلے سال سے 14ء4 فیصد زیادہ ہے۔

○ سری لنکا کے صوبے ٹرنکو مالی میں تامل باغیوں کے ساتھ ایک جھڑپ میں 66۔ افراد ہلاک ہو گئے ان میں سری لنکا کے 27 فوجی اور دو افسر شامل ہیں۔

بقیہ صفحہ 7

10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر۔

ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 19

11-00 جرمن پروگرام۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ

(ii) کھانے پکانے کا پروگرام

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بہترین طلائی زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں۔
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون دوکان: 649، گھر: 212300

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چھٹہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جرمن اور پاکستانی
ہومیو ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز اور ڈراپرز بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز ہومیو پیتھک انگلش و اردو کتب دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر ابرہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 فیکس 212299

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک سوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زد جام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534